خادم حسین

مؤمنات کی حکومت اور سنی حکمرانوں کی بے حسی!

9 مارچ 1990ء جمعہ کے دن صبح تقریباً 39-8 پر پاکستان ٹی وی کے پروگرام "رشماں" میں ایک گیت سنایا گیا۔ "سخی شہباز قلندر۔ دمادم مست قلندر۔ علی دا پہلا نمبر۔۔۔"

روزنامہ "نوائے وقت" ملتان ایڈیشن کی اشاعت "11 مئی 1990ء سے یہاں ایک خبر اسی حوالے سے نقل کی جاتی ہے۔ "آٹھویں کی کتاب سے رسول پاک اور حضرت عمر سے متعلق مضامین خارج۔ سلطان ٹیپو سے متعلق مضمون بھی نکال دیا گیا"۔

اسلام آباد 10 مئی (بیورو رپورٹ) پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے حال ہی میں آٹھویں جماعت کے لئے اردو کی جو کتاب چھپوائی ہے اس میں خلیفہ دوم حضرت عمر اور ٹیپو سلطان پر مضامین کو نکالا گیا ہے۔۔۔۔ یہ بات آج یہاں تعلیم کی وزیر مملکت بیگم شہناز وزیر علی نے سینیٹ میں ایک سوال کے جواب میں بتائی۔۔۔ قبل ازیں وزیر مملکت برائے تعلیم نے بتایا کہ سرحد میں آٹھویں جماعت کی انگریزی کی کتاب میں پہلا مضمون مسلسل حضور پاک پر ہے۔ تاہم حال ہی میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے جو کتاب چھپوائی ہے۔ اس سے یہ مضمون نکال دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کا مضمون اردو کی ساتویں اور آٹھویں جماعت کی کتابوں میں پہلے ہی موجود تھا اور یہ اعادہ کمیٹی کی سفارشات پر کیا گیا ہے اسی پر قاضی حسین احمد سینیٹر نے کہا کہ مختلف مضامین کی کتابوں میں یہ مضامین مختلف پہلوؤں کے ہوں گے اس لئے ان کو نکالنا درست نہیں۔

قاضی عبداللطیف کے ایک سوال پر تعلیم کی وزیر مملکت نے اس بات کو غلط قرار دیا۔ کہ صوبہ پنجاب اور سرحد میں ساتویں اور آٹھویں کلاس کے نصاب میں علامہ اقبال کی جگہ۔ ترقی پسند شاعروں کی نظمیں شامل کر دی گئی ہیں۔۔۔ تاہم ٹیکسٹ بک بورڈ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ 1991ء کے ایڈیشن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مضمون کو دوبارہ نصاب میں شامل کرے۔

قارئین! یوں تو سرکاری ذرائع ابلاغ (ٹی وی۔ ریڈیو۔ نیشنل پریس ٹرسٹ کے اخبارات) پر پہلے ہی رافضیوں کی اجارہ داری ہے۔ ہر اردو ڈیپارٹمنٹ۔ اردو اکیڈیمی۔ اقبال اکیڈیمی پر اکثریت رافضیوں کی نظر آتی ہے۔ ٹیکسٹ بک بورڈ کی سرپرستی میں پرنٹ ہونے والی اردو کورس کی کتابوں پر بھی آپ کو اکثر نام رافضیوں کے نظر آئیں گے۔ اکثر لٹریچر کا چناؤ ایسے مصنفین کا ہے جو کمیونسٹ، دہریئے، نام نہاد ترقی پسند، دین بیزار اور دشمن صحابہ قسم کے لوگ ہوں کہ

جب سے یہ عقدہ کھلا ہے کہ خدا سنی ہے
جتنے شیعہ ہیں کمیونسٹ ہوئے جاتے ہیں

○ موجودہ حکومت میں احمد فراز جیسے بد باطن شاعر کو جو کہتا ہے کہ

سب رسولوں کی کتابیں طاق پہ رکھ دو فراز
نفرتوں کے یہ صحیفے عمر بھر دیکھے گا کون

ادارہ ادبیات پاکستان کا ہیڈ بنایا گیا۔

○ فہمیدہ ریاض جیسی بھارتی ایجنٹ اور مادر پدر آزاد ننگی شاعرہ کو بھارت سے بلا کر اچھے عہدے پر فائز اسی حکومت نے کیا۔ اس کی بکواس فحش نگاری اور مذہب بیزاری ملاحظہ ہو۔

"کتابیں جو ہم نے پڑھی ہیں --- جلادو --- کتابیں جو کہتی ہیں دنیا میں حق جیتتا ہے یہ سب کذب و بیہودہ گوئی مٹا دو --- یہ سب کچھ غلط ہے --- کہ ہم جانتے ہیں - کہ جھوٹ اور سچ میں ہمیشہ ہوئی جنگ --- اور --- جھوٹ جیتتا ہے -- کہ نفرت امر ہے کہ طاقت ہے برحق --- کہ سچ ہارتا ہے --- کہ شیطان نیکی کے احمق خدا سے بڑا ہے"۔

"یہ کون ہیں؟ جانتے تو ہوں گے --- حضور پہچانتے تو ہوں گے۔

یہ لونڈیاں ہیں! کہ بر غمالی حلال شب بھر رہیں -- دم صبح در بدر ہیں۔

یہ باندیاں ہیں! حضور کے نطفہ مبارک کے نصف ورثہ سے معتبر ہیں۔

یہ بیبیاں ہیں! کہ زوجگی کا خراج دینے --- قطار اندر قطار باری کی منتظر ہیں"۔ (نعوذ باللہ)

باقی جہاں تک تعلیم کی وزیر مملکت بیگم شہناز وزیر علی (رافضی) کے - رسول پاک، حضرت عمر اور سلطان ٹیپو سے متعلق مضامین نکالنے کے جواز پر بیان کا تعلق ہے - قارئین کی معلومات کے لئے تحریر ہے :-

○ "اردو کی دوسری کتاب" میں دو مضمون حضرت علی اور حضرت فاطمہ پر شامل ہیں جن کے ناموں پر سنی طلبہ کو گمراہ کرنے کے لئے دانستہ طور پر "علیہ السلام" لکھا گیا ہے۔

○ "اردو کی آٹھویں کتاب" میں مضمون "شہید کربلا شامل" کیا گیا ہے۔

○ نویں اور دسویں کی اردو کتاب "مرقع اردو" (ایڈیشن مارچ 88ء) میں میر انیس کی دو نظمیں "میدان کربلا میں گرمی کی شدت" اور "امام حسین کی شہادت" شامل ہے۔

○ گیارھویں اور بارھویں جماعت کی اردو کتاب "مرقع ادب" (ایڈیشن اگست 89ء) میں محمد حسین آزاد کا مضمون "ایران کے موسم" اور میر ببر علی کی نظم "شہادت حسین" شامل کی گئی ہے" - اور مولانا ظفر علی خان کی وہ نظم (خون جگر کی چند بوندیں) لی گئی ہے جس میں کربلا کا ذکر ہے۔

گویا صرف چھ کلاسوں کی اردو کتابوں میں ایک مخصوص گروہ کی طرف سے اپنے آٹھ پسندیدہ مضامین اور نظمیں شامل کی گئی ہیں - سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کی مقرر کردہ "اعادہ کمیٹی" کو مختلف مضامین کی کتابوں میں رسول پاک اور حضرت عمر کا ایک اعادہ تو فوراً نظر آ گیا اور وہ کھٹکتا بھی ہے - مگر اردو کی صرف چھ کتابوں میں یہ سات مضامین اور نظمیں نظر نہیں آئیں؟ کیا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ موضوع کے مقابلے میں محمد حسین آزاد (رافضی) کا مضمون "ایران کے موسم" کا سنی طلبہ کو بھی پڑھانا بہت ضروری ہے - صرف اس لئے کہ یہ ملک اسلام کے خلاف ہمیشہ سے سازشوں کا گہوارہ چلا آ رہا ہے۔

ہماری رائے میں رسول پاک خلفائے راشدین "ازواج مطہرات - باقی تمام جانثاران رسول پاک و صحابہ کی مقدس جماعت کا ذکر طلبہ کی ہر کتاب میں بار بار آنا چاہئے - اہل بیت صحابہ میں شامل ہیں اور ہمارے لئے ان کا نام ایمان کی تازگی کا سبب ہے۔

○ باقی یہ سب کچھ ایک سازش کے تحت کیا جارہا ہے - کہ ٹیکسٹ بک بورڈ پنجاب کا موجودہ چیئرمین سید فضل حسین (رافضی) ہے اور اسے جان بوجھ کر مقرر کیا گیا ہے۔

○ نویں، دسویں اور گیارھویں، بارھویں جیسی اہم کلاسوں کی اردو کتابوں کا نگران ادارت و طباعت - دانستہ طور پر سید سجاد رضوی (رافضی) تعینات کرنا موجودہ حکومت کا ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔

○ ملک کے تمام انگلش میڈیم اور پبلک سکولوں (کہ جن میں پبلک کا ایک بچہ بھی تعلیم حاصل نہیں کر سکتا اور "بیورو کریسی" قسم کی نسل یہیں پیدا ہوتی ہے) میں کلاس تھری کی انگلش بک "RADIANT WAY

"STEP" WARD پڑھائی جا رہی ہے۔ اسی کے صفحہ چھ پر ایک سبق کی عبارت ہے JUST THEN SULTAN,THE SCHOOL MASTER'S DOG, CAME FOR A SWIM. عین اس وقت سکول ماسٹر کا کتا جس کا نام سلطان تھا تیرنے کے لئے آیا"

اس میں سلطان صلاح الدین ایوبی، سلطان ٹیپو، سلطان نور الدین زنگی، سلطان ترکی کے نام کو کتے پر استعمال کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے اس قسم کی کتابیں ملک میں لانے۔ چھپوانے۔ تعلیمی اداروں میں رائج کرنے والے رافضی اور یہودی ایجنٹ ہیں۔ جو مسلمان بچوں کے دل اور دماغ میں فکری انتشار، مذہبی بے راہ روی اور اپنے ملی تشخص سے بغاوت کا جذبہ پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

○ اقبال اکیڈیمی پنجاب یونیورسٹی کا چیئرمین شہرت بخاری (رافضی) اسی حکومت میں مقرر کیا گیا ہے۔

○ مرکزی حکومت کے تقریبا بیس وزیر، مشیر رافضی ہیں۔

○ اسی حکومت کے دور میں ٹی وی پر اورنگ زیب عالمگیر رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال کئے گئے۔

○ ٹی وی، ریڈیو پر دوسرے نعت گو شاعروں کی نعتوں کے ساتھ مولانا ظفر علی خان مرحوم کی نعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں۔ مگر مولانا ظفر علی کی اس نعت پر پابندی صرف اس لئے ہے کہ اس میں یہ شعر رافضیوں کے نزدیک غلط ہے۔

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمر، عثمان و علی
ہم مرتبہ ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

○ رافضی، علامہ اقبال کو صرف اس لئے اچھا شاعر تسلیم نہیں کرتے کہ انہوں نے اپنے کلام میں صحابہ کبار کی منقبت بیان کی ہے۔ حضرت ابوبکر کی شان میں تعریفانہ اشعار لکھے ہیں:۔

شمع کو پروانہ، بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس!

○ ٹیپو سلطان کو بھی اندرونی سازش کی وجہ سے شکست کا منہ اس وقت دیکھنا پڑا جب اس وقت کے افغان حکمران اپنی فوج لے کر سلطان کی مدد کے لئے آ رہے تھے۔ تو ایک غدار مہدی حسن (رافضی) نے ایران جا کر وہاں کی حکومت کو گمراہ کیا۔ ایران نے افغانستان سے بغیر کسی وجہ کے جنگ چھیڑ دی۔ تاکہ وہ سلطان ٹیپو کی مدد نہ کر سکے۔ اگر اس وقت ایران مہدی حسن کی وجہ سے افغانستان سے جنگ نہ چھیڑتا تو 1799ء میں ہی ہندوستان انگریز کے تسلط سے آزاد ہو گیا ہوتا۔

○ صابرہ اور شتیلہ کیمپوں میں فلسطینیوں کو محصور کر کے۔ انسان کا گوشت کھانے پر مجبور کر دینے والے بھی رافضی تھے اور اب کشمیر میں بھی شیعہ امل ملیشیا کے دہشت گرد ہی سنیوں کو چن چن کر قتل کر رہے ہیں۔

○ انگریزوں کے دور سے لے کر اب تک سی آئی ڈی میں اکثریت رافضیوں کی رہی ہے۔ جو ایک مقصد کے تحت سنیوں کے بارے میں غلط رپورٹنگ کر کے ان کے خلاف جھوٹے مقدمات قائم کرتے اور انہیں زک پہنچاتے ہیں۔ مولانا محمد علی جوہر کی ایک تقریر پر کراچی میں بغاوت کا مقدمہ قائم ہوا۔ آپ کے خلاف بھی رپورٹنگ کرنے والا سرکاری گواہ تحت حسین (رافضی) تھا۔ محمد علی جوہر نے عدالت سے کہا کہ میں اپنی صفائی میں تو کچھ نہیں کہوں گا کہ میرے خلاف فیصلہ پہلے ہی لکھا جا چکا ہے۔ صرف اس سرکاری گواہ کو خطاب کر کے یہ شعر کہنا چاہتا ہوں۔

"محمد کا دشمن۔ علی کا عدو نہ کہہ تحت حسین اپنے کو تو"

○ ہر دور میں مسلمان بن کر مسلمانوں سے غداری کرنے والوں کی نسل کا سرا آخر خیستان عجم سے جا ملتا ہے۔

جعفر از بنگال و صادق از دکن　　ننگ آدم، ننگ دیں، ننگ وطن

اسلام کے خلاف یہود اور شیعوں کی مشترکہ خوفناک سازش اور ان کے اسی ناپاک منصوبے کے مطابق انقلاب کے بعد ایران ہر سال حج کے موقع پر حرم مکہ اور حرم مدینہ خصوصاً حرم مکہ شریف میں خلفشار اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ حکومت ایران، ایرانی کمانڈوز اور بہت سے شیعی عوام کو فساد انگیزی کی تربیت دے کر مکہ معظمہ بھیجتی ہے۔ اور ہر سال یہ لوگ وہاں انتشار پھیلا کر حرمت حرم کو پامال کرتے ہیں اور مسلمان حجاج کو پریشانی میں مبتلا کرکے فرائض کی ادائیگی میں مخل ہوتے ہیں۔

○ سب سے بڑی مسلم مملکت پاکستان کو دو ٹکڑے کرنے والا عیاش حکمران یحییٰ خان بھی شیعہ تھا۔ آج بھی ایران کی شیعہ مملکت۔ سنی اکثریت کے ملک شام کا شیعہ سربراہ حافظ الاسد اور لبنان کی شیعہ امل پارٹی ملت اسلامیہ اور فلسطینیوں کے ساتھ جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ سب کے سامنے ہیں۔

○ پاکستان کی ملت جعفریہ اسلام آباد کا گھیراؤ کرکے۔ کراچی کی شاہراہوں پر قبضہ کرکے اور کوئٹہ میں مسلح خونریزی کرکے بلکہ ہر سال محرم میں چھری چاقوؤں سے مسلح اپنے جلوسوں کے ذریعے ملک کی اکثریتی آبادی کو مرعوب کرنے اور جلوسوں کی آڑ میں ان پر حملے کرنے کا جو کچھ مظاہرہ کر رہی ہے۔ وہ ہر پاکستانی بھگت رہا ہے۔

○ شیعوں نے تاتاریوں سے گٹھ جوڑ کرکے اور اندرونی طور پر سازشوں کا جال پھیلا کر خلافت عباسیہ کو تباہ کیا۔ خلافت ترکیہ کے مٹانے میں بھی شیعوں نے یہود سے مل کر بہت بڑا اور اہم حصہ لیا۔ مغلیہ حکومت بھی ان ہی کی سازشوں سے ختم ہوئی۔ اور وہ آج کل یہود سے گٹھ جوڑ کرکے پاکستان اور عرب کی اسلامی حکومتوں خصوصاً سعودی عرب کی بربادی کے درپے ہیں۔

○ بغداد کو تباہ کرنے کے لئے ہلاکو کو بلانے والا وزیر اعظم ابن علقمی رافضی تھا۔ خود ہلاکو کا وزیر اعظم جو اسے بغداد پر حملہ کرنے کے لئے لے کر آیا تھا۔ خواجہ نصیر الدین طوسی رافضی تھا۔

○ سلطان صلاح الدین ایوبی کی راہ میں کانٹے بچھانے والے اور صلیبیوں کی مدد کرنے والے شام میں رشید الدین سنان اور مصر میں فاطمی حکمران رافضی تھے۔

○ سلطان محمود غزنوی سے ہندوؤں کو لڑانے والے ملتان کے قرامطی رافضی تھے۔

○ دین الٰہی کو شروع کرنے والے بھی رافضی ہی تھے اور مغلیہ سلطنت کو ختم کرنے والے بھی رافضی تھے۔

○ حیدرآباد دکن کی حکومت کو ختم کرنے والے مرزا اسمٰعیل زین یار جنگ ہوش بلگرامی رافضی تھے۔

دراصل سبائی، تبرائی رافضیوں کا کوئی مذہب نہیں ہے۔ یہ ایک سازشی تحریک ہے۔ جو اس وقت شروع ہوئی جب حضرت عمر فاروق کے دور میں ایران فتح کیا گیا۔ پرورش یافتگان رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے روم و ایران (قیصر و کسریٰ) کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ ایرانی مجوسیوں نے دیکھا کہ وہ میدان کارزار میں مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو انہوں نے بظاہر مسلمانوں کا روپ دھار کر اہل بیت کے نام سے اسلام میں نقب لگائی۔ ایرانی قلم کاروں نے رطب و یابس کتابیں لکھیں، فرضی روائتیں گھڑیں تاریخی جنگل میں جھوٹ اور بکواسیات کی وہ خاردار جھاڑیوں کی فصل اگائی کہ الامان! الحفیظ!

بے شمار احادیث اپنی طرف سے بنا کر رائج کیں۔ فرضی ناموں سے کتابیں لکھ کر رسول اکرم اور صحابہ کرام کے پروگرام کو پامال کرنے کی کوشش کی۔ ابو لولو فیروز سے لے کر سلمان رشدی تک۔۔ حسن بن صباح سے لیکر آیت اللہ خمینی تک۔۔ اور مالک الاشتر سے لے کر خلخالی تک۔ کڑی بہ کڑی۔ لڑی بہ لڑی۔ اسلام کے خلاف سازش کرنے والے مکروہ چہروں کی ایک قطار ہے۔ کہ اب تک چلی آ رہی ہے۔ پاکستان میں ہر سال محرم الحرام کے علاوہ بھی بہانے بہانے سے

فسادات برپا کئے جاتے ہیں -- فیض عالم صدیقی - احسان اللہ فاروقی - منظور الحسن ہمدانی - علامہ احسان الٰہی ظہیر، حبیب الرحمن یزدانی اور حق نواز جھنگوی - سبھی قتیل تیغ مشرکین عجم ہیں - ان کے قاتلوں میں اگر ایک جبرا محترم کہلانے والا-ملاؤں کی پرواہ نہ کرنے والا بے تقصیر آدمی ہے تو دوسرا صلح زندگی کا فیصلہ کرنے والا ہے - اگر ایک اپنے امام پر فخر کرنے والا عابد و زاہد ہے تو دوسرا شاہ کو جیو نہ کہنے والا ظالم و جابر ہے - اگر ایک عباس کی قسم کا نشان سردار زادہ ہے تو دوسرا نجف سے نسبت ظاہر کرنے والا حسین کا غلام کہلاتا ہے - یہ سب بظاہر نام علی کا لیتے ہیں مگر علی کے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں - کہ خیبر کے شکست خوردہ یہودیوں سے ایران کے ادنے پونے مجوسیوں کا یہی معاہدہ ہوا تھا اور

ہے کوفیوں میں آج وہی شخص معتبر
شہر نبی میں جو کبھی بلوائیوں میں تھا

○ یہ لوگ حضرت عمر فاروق کے قاتل ابولولو فیروز جہنمی (مغیرہ بن شعبہ کے ہاں پارس و ایران کے ایک غلام) کو بابا شجاع کہتے ہیں - اسی کی یاد میں ان کی انگلیوں میں فیروزے کی انگوٹھی ان کی پہچان ہے -

○ 22 رجب کو ہر سال حضرت جعفر صادق کے کونڈوں کے نام سے یہ لوگ خوشی مناتے ہیں - انواع و اقسام کے کھانے پکاتے ہیں کہ 22 رجب کو سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا دن ہے اور ان کی جنتری میں یہ بات "مرگ معاویہ" کے نام سے درج ہے - رافضی سنی مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ 22 رجب حضرت جعفر صادق کے کونڈے ہیں - حالانکہ اس دن نہ حضرت جعفر صادق پیدا ہوئے نہ ہی یہ ان کی وفات کا دن ہے -

○ ان لوگوں نے زنا کو متعہ اور منافقت و جھوٹ کو تقیہ کا نام دے رکھا ہے -

○ "خاتون جنت" کے نام سے مجلسیں منعقد کرتے ہیں گویا انہیں حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے جنت میں جانے کا غم ہے ورنہ جنت کے نام کے ساتھ غم کا تصور ہی ہر لحاظ سے غلط ہے - مگر حقیقت چھپی نہیں رہتی - دراصل یہ لوگ محمد و آل محمد کے نام پر ان کے دشمن ہیں -

○ حضرت علی - حضرت فاطمہ - حضرت حسن اور حضرت حسین کے نام کے ساتھ یہ لوگ "علیہ السلام" لکھتے ہیں - حالانکہ عربی اصطلاح کی رو سے "علیہ السلام" انبیا کے ساتھ مختص ہے - یہ سب اصحاب قدسیہ - صحابی رسول کے ضمن میں آتے ہیں اور صحابی کے لئے لفظ رضی اللہ تعالی عنہ مخصوص ہے - جو قرآن مجید میں بھی آیا ہے - گویا یہ لوگ ان اصحاب کو "علیہ السلام" کہہ کر نبی کے برابر درجہ دیتے ہیں -

○ دنیا بھر کے مذہب کے پیروکاروں کی عبادت اپنی اپنی عبادت گاہوں میں ہوتی ہے - یہ ایک واحد سازشی تحریک ہے - جس کے محرموں کی عبادت اپنے دشمنوں (سنی مسلمانوں) کے دروازوں پر اور عبادت گاہوں کے سامنے زیادہ ہوتی ہے وہاں کھڑے ہو کر سب و شتم کرتے، صحابہ کو گالیاں دیتے اور نتیجتاً فساد کا باعث بنتے ہیں -

○ گرامر کی کتابوں میں لکھنؤ اور دہلی کے میر صاحبان نے ایک سازش کے تحت دیدہ دانستہ ایسی مثالیں اور نام داخل کر رکھے ہیں - جن سے صحابہ کبار کی توہین ہوتی ہے - مثلاً زید نے بکر کو مارا - بکر نے عمر کو مارا ... اور عمرو عیار نام سے سیریز کہانیاں لکھی جا رہی ہیں -

○ عربی ادب کی ابتدائی کتاب "مفید الطالبین" کے صفحہ 17 پر ایک شیر، بھیڑئے اور لومڑ کے شکار پر جانے کا قصہ ہے اس میں سبائی قصہ گو نے شیر کی زبان سے لومڑ کو کہلوایا ہے "اے ابو معاویہ اب تقسیم کرنے کا طریقہ تم بیان کرو"

○ تفتازانی ایرانی "مختصر المعانی" بحث مسند الیہ صفحہ 71 پر ایک مثال میں لکھتا ہے "علی سوار ہوا معاویہ فرار ہوا" -

○ پاکستان نیوی کے پہلے جنگی جہاز کا نام "العباس" رکھا گیا اور حال ہی میں ایک بحری جہاز کا نام "مومن" رکھا گیا ہے - جب کہ سب سے پہلے بحری بیڑا بنانے والے مسلمان جرنیل و حکمران حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں - ان کے

نام پر کوئی بحری جنگی جہاز نہیں۔

○ یہ لوگ خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان کردہ "سید الشہدا" حضرت امیر حمزہ (نہج البلاغہ) کو چھوڑ کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو سید الشہدا قرار دیتے ہیں۔

○ ان کا عقیدہ ہے کہ امام مہدی ظاہر ہوں گے۔ حضرت عائشہ کو زندہ کر کے ان پر حد جاری کریں گے (حق الیقین ۔ مترجم صفحہ 347 مطبوعہ لاہور ۔ از ملاں باقر مجلسی)

○ ان کا کہنا ہے کہ موجودہ قرآن مجید تحریف شدہ ہے۔ صحیح قرآن مجید ان کے آخری امام ساتھ لے کر غار میں چھپے بیٹھے ہیں۔ (اصول کافی صفحہ 263، 262)

○ پاکستانی فوج میں سب سے بڑا اعزاز "نشان حیدر" رکھا گیا ہے دوسرے کسی خلیفہ راشد (ابو بکر، عمر، عثمان) یا دوسرے بہادر جرنیل (حضرت امیر حمزہ، خالد بن ولید، عمر بن عاص) کے نام پر کوئی نشان نہیں۔ اس طرح رافضی ایجنٹوں نے خود رسول پاک کے نام پر حضرت علی کو ترجیح دے رکھی ہے۔

○ پاکستان ٹی وی پر رافضیوں کی اجارہ داری کی وجہ سے خلفائے ثلاثہ کا تذکرہ نہیں کیا جاتا۔ مجبوراً کبھی کبھار ذکر آئے بھی تو اس کا وقت ٹی وی کے آخری پروگراموں میں ہوتا ہے۔ جب لوگ سو رہے ہوں۔

○ پاکستان ٹی وی پر شکاگو کے نام نہاد شہیدوں کا تذکرہ تو بہت زور شور سے کیا جاتا ہے۔ مگر بدر و احد کے شہیدوں کا تذکرہ برائے نام ہے۔

○ رافضی مسجد کی زمین پر سجدہ نہیں کرتے۔ اسے قتل گاہ علی کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سجدے کی جگہ۔ خاک۔ پتھر، لکڑی یا درخت کا پتہ رکھ لیتے ہیں۔ بلکہ خاک کربلا کو بہتر کہتے ہیں۔ (اسلامیات لازمی برائے میٹرک شیعہ طلبہ ایڈیشن 1979ء) گویا یہ نماز بھی کربلا والے کی ادا کرتے ہیں۔ اللہ کی ادا نہیں کرتے۔

○ یہ لوگ اپنی عبادت گاہ کو امام بارگاہ (امام کا دربار) کہتے ہیں۔ یعنی ان لوگوں نے اللہ کے گھر کو امام کا دربار بنا رکھا ہے۔ حالانکہ مساجد تو اللہ کے لئے ہوتی ہیں۔

○ دنیا کا کوئی مذہب نہیں جس میں بدزبانی کرنے والے کو اچھا سمجھا جاتا ہو۔ ان کے ہاں گالی دینا ثواب ہے۔ یہاں خمینی کی کتاب کشف الاسرار صفحہ 107 سے ایک مثال دی جاتی ہے۔ خمینی لکھتا ہے "ہم ایسے خدا کو خدا نہیں مانتے جو یزید، معاویہ اور عثمان جیسے بدمعاشوں کو حکومت دیتا ہے" (معاذ اللہ)۔

○ ان کی اذان مسلمانوں کی اذان سے الگ ہے۔ جس میں حضرت علی کو خلیفہ بلافصل (پہلا خلیفہ) کہہ کر خلفاء ثلاثہ کو کھلے عام غاصب و ظالم قرار دیتے ہیں۔

○ ان کا کلمہ "اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ و علی ولی اللہ واشھد ان خمینی روح اللہ حجت اللہ علی خلقہ" مسلمانوں کے کلمہ سے الگ ہے۔ (وحدت اسلامی ۔ جون 83ء صفحہ 80۔81)۔

○ ان کا درود "اللھم صل علی محمد و آل محمد (میٹرک اسلامیات لازمی برائے شیعہ طلباء) مسلمانوں کے درود سے الگ ہے۔ کہ ان کا مذہب کربلا کے واقعہ کے بعد گھڑا گیا ہے۔ ورنہ کیا خود رسول پاک اور صحابہ یہی درود پڑھتے تھے؟۔

○ شیعہ ختم نبوت کے بھی منکر ہیں اور بارہ اشخاص کو نبی کریم خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صاحب وحی و صاحب کتاب سمجھتے ہیں اور انہیں درجہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر اور دوسرے انبیاء سے افضل سمجھتے ہیں۔ (الحکومت الاسلامیہ ۔ خمینی)

اہل تشیع کہتے ہیں کہ پہلے تین خلفائے راشدین نے حضرت علی سے خلافت زبردستی چھین لی تھی۔ پہلا نمبر حضرت علی کا تھا۔ جب کہ پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر ہوئے ہیں۔ جنہیں رسول پاک نے اپنی بیماری کی حالت میں۔ حضرت

علی اور حضرت عباس کی موجودگی میں مسلمانوں کا امام بنا دیا تھا۔

○ رافضیوں کا شور و غوغا، واویلا، عبث، بے بنیاد، من گھڑت کہانیوں پر مبنی جھوٹ کا پلندہ ہے۔ حضرت علی ایک مدت ان خلفائے ثلاثہ کے ساتھ شریک سلطنت رہے۔ اگر رافضیوں کی بات سچی ہوتی تو حضرت علی بزور شمشیر اپنے حق کا مطالبہ کر سکتے تھے۔ مگر اس کے برعکس ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت علی سے دریافت کیا کہ یہ کیا بات ہے کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کی خلافت پر مسلمانوں میں اختلاف نہیں ہوا اور آپ بھی اس معاملہ میں جمہور امت سے کبھی الگ نہیں ہوئے۔ لیکن آپ کی خلافت پر وہ متفق نہیں ہیں۔ تو حضرت علی نے جواب دیا "ابو بکر و عمر میرے جیسے مسلمانوں پر والی تھے۔ اور میں تم جیسے مسلمانوں کا والی ہوں (تاریخ ابن خلدون جلد اول صفحہ 176)

رافضیوں کے اس جھوٹے پروپیگنڈے کے مقابلے میں تاریخ اسلام اس بات پر شاہد ہے کہ حضرت علی اور دوسرے تمام صحابہ آپس میں شیر و شکر تھے۔ ان کے رشتے ناطے تھے۔ ایک دوسرے سے خاندانی تعلقات تھے۔ دنیا کا کوئی ذی عقل اور باغیرت آدمی دشمن سے خاندانی تعلقات کبھی استوار نہیں کرتا۔

○ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں (ام کلثوم اور رقیہ) ازروئے وحی حضرت عثمان کے عقد مبارک میں آئیں اور آپ کی تیسری دختر سیدہ فاطمہ کا حضرت علی سے نکاح ہوا۔ اس طرح حضرت علی اور حضرت عثمان آپس میں ہم زلف تھے۔

○ امہات المومنین میں سے دوسرے نمبر پر حضرت عمر فاروق کی دختر سیدہ حفصہ۔ تیسرے نمبر پر حضرت ابو بکر کی بیٹی حضرت عائشہ اور چوتھے نمبر پر حضرت معاویہ کی حقیقی بہن حضرت ام حبیبہ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلۂ ازدواج میں آئیں۔

○ حضرت علی اور حضرت فاطمہ کا رشتہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر نے کرایا اور وہی ان کے نکاح کے گواہ تھے

۔

○ حضرت علی نے اپنی دختر اور حضرت حسن اور حسین کی حقیقی ہمشیرہ سیدہ ام کلثوم حضرت عمر فاروق کے نکاح میں دے دی۔ اس طرح حضرت عمر فاروق کا رشتۂ مصاہرت سیدنا علی اور خاندان نبوت سے ہو گیا۔ (شعیہ کتاب۔ فروع کافی جلد دوم صفحہ 141، 311)۔

○ حضرت عثمان کی والدہ اروئ حضور نبی کریم کی حقیقی پھوپھی زاد بہن ہیں۔ حضور کے والد ماجد اور حضرت عثمان کی نانی محترمہ ام حکیم بیضا جڑواں حقیقی بہن بھائی ہیں۔

○ عیاش راوی ہے کہ حضرت (امام) جعفر صادق سے لوگوں نے پوچھا کہ "کیا حضور نے اپنی صاحبزادی حضرت عثمان کے نکاح میں دے دی تھی؟" حضرت جعفر صادق نے فرمایا "ہاں دے دی تھی" (شعیہ کتاب "حیات القلوب جلد دوم صفحہ 563 از ملاں باقر مجلسی)

○ ایام محاصرہ میں حضرت علی نے حضرت عثمان سے خطاب کرتے ہوئے دیگر باتوں کے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ "آپ رسول اللہ کی صحبت میں رہے جیسے ہم رہے اور ابو بکر و عمر بھی عمل حق میں آپ سے ادنیٰ نہ تھے۔ آپ کو ان دونوں سے بڑھ کر نبی کریم کا داماد ہونے کی عزت حاصل ہے۔ جو ان دونوں کو نہ تھی۔ (شعیہ کتاب نہج البلاغہ صفحہ 135 مطبوعہ تبریز 1267ء)۔

○ حضرت علی نے حضرت ابو بکر صدیق کے صاحبزادے محمد بن ابو بکر کو اپنی گود میں لے لیا اور ان کی بہترین طریق سے پرورش کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔(علی شخصیت و کردار صفحہ 245)

O بعد واقعۂ صفین و کربلا - فاطمہ بنت الحسین بن علیؓ کا نکاح ثانی عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفان سے ہوا جن کے بطن سے جناب حسین اموی نواسہ محمد بن عبداللہ بن عفان تھے -------- زید بن حسن بن علی بن ابی طالب کی صاحبزادی نفیسہ خاندان بنی امیہ میں سے خلیفہ ولید بن عبدالملک کو بیاہی گئی - اسی ولید بن عبدالملک کی والدہ عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب کی دختر تھیں - جناب سکینہ بنت الحسین بن علی نے اپنا نکاح حضرت عثمان کے پوتے زید بن عمرو سے کیا تھا -------- اسی طرح اور بہت سے رشتے بنی ہاشم اور بنی امیہ میں ہوتے رہے - خاندانی شرف و اعزاز کیا زمانۂ جاہلیت اور کیا اسلام بنی امیہ کو ہمیشہ حاصل رہا - جسے خود ابن ابی حدید شرح نہج البلاغہ میں تسلیم کرتا ہے - (نہج البلاغہ تاریخ کی روشنی میں)

یہ حقائق اس بات کا مصدقہ و مسلمہ ثبوت ہیں کہ جنگ جمل، صفین اور واقعہ کربلا کا وہ اثر بنوہاشم و بنوامیہ نے نہ لیا - جو سبائیوں نے افتراق بین المسلمین کی غرض سے پھیلایا اور جس کے لئے ان کی قریبی رشتہ داریوں کو عمداً چھپایا اور بعض نے ان کا صریحاً انکار کیا -

صحابہ کرام کا زمانہ 120 برس تابعین کا 170 برس اور تبع تابعین کا 200 برس رہا ان حضرات کے متعلق حضور نبی کریم نے فرمایا -

(1) "اب میری امت میں سے سب سے بہتر میرے اصحاب ہیں - پھر تابعین پھر تبع تابعین"

(2) "میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے راہ پاؤ گے" -

سابق شیعہ عالم نواب محسن الملک مذکورہ بالا روایت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ الفاظ "اصحاب کا النجوم" جس طرح سے کتب اہل سنت میں منقول ہیں - انہیں لفظوں سے کتب امامیہ میں مذکور ہیں -

شیخ صدوق نے معانی الاخبار میں علامہ طبرسی نے احتجاج میں - ملاں باقر مجلسی نے بحار الانوار میں اور حیدر آملی اثنا عشری نے جامع الاسرار میں اس حدیث کی صحت کا اقرار کیا ہے -

عیون اخبار میں جو معتمد ترین کتب امامیہ سے ہے امام موسیٰ رضا کی روایت درج ہے کہ "ایک شخص نے امام موسیٰ رضا سے پوچھا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے - اور یہ بھی فرمایا کہ چھوڑو میرے واسطے میرے یاروں کو" تو امام موصوف نے جواب دیا کہ یہ صحیح ہے - (آیات بینات صفحہ 85)

حضرت عمر کی شہادت کے بعد جب مسند خلافت کے لئے حضرت عثمان منتخب کر لئے گئے - تو عبداللہ بن سبا (ملک یمن کا یہودی، عربی پر اسے عبور حاصل تھا - توریت و انجیل کا عالم تھا مگر اسلام کے ہاتھوں یہودیوں کے زوال کا انتقام لینے کے لئے اس نے مسلمانی کا لبادہ اوڑھا) نے حضرت علی کے گھرانے کو خلیفہ وقت کے خلاف اکسانا شروع کیا - جس کی بنا پر اسے جلاوطن کر دیا گیا - اور وہ بصرہ چلا گیا - اس نے وہاں شیعان علی کے نام پر ایک جماعت بنائی اور حب علی کی آڑ میں اس امر کا پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ

"خلافت تو علی کا موروثی حق تھا - رسول کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی علی کو انہوں نے بیٹا بنایا تھا - ان کے بعد علی کا حق غصب کر لیا گیا - بلکہ عمر نے ابو بکر کو خلیفہ بنا کر علی پر ظلم کیا ہے -

حاضرین نے کہا " حضور نے سچ فرمایا عمر نے نہ صرف علی کا حق مارا ہے بلکہ ہم سب کو بھی سخت نقصان پہنچایا ہے - اس نے ایران فتح کر لیا ہے ------ ہم عمر سے بیزار ہیں - (سبائی سبز باغ) -

عبداللہ بن سبا نے اپنی جماعت شیعان علی کا یہ منشور تیار کر کے اسے عام کیا -

(1) مسئلۂ امامت ہمارا جزو ایمان ہے (2) محبت اہل بیتؓ اور حمایت علی ہمارا نصب العین ہے۔ (3) حضرت علی خلیفہ بلافصل اور وصی رسول اللہ ہیں۔ (4) خلفاء ثلاثہ غاصب۔ ظالم بلکہ مرتد اور کافر ہیں۔ (5) علی قابل پرستش ہیں ہم علی کو اس کا حق دلائیں گے۔

تاریخ ملت عربی کا مصنف فلپس حتی لکھتا ہے "بانئ اسلام نے خدا اور بندے کے درمیان صرف وحی الہی یعنی قرآن مجید کا واسطہ بنایا تھا مگر شیعوں نے ایک انسان یعنی امام کو اپنا واسطہ بنا لیا (صفحہ 390)

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے شعبہ شیعہ کی انچارج پروفیسر سیدہ رضیہ جعفری ایم اے بی ٹی ایچ نے اپنے رسالہ "فرق اسلامی" میں شیعوں کے فرقوں کے بارے میں لکھا ہے

(1) غالی۔ وہ لوگ ہیں جو حضرت امیر المومنین کو خدا مانتے ہیں۔ وہ سلام اور جواب یا علی مدد کے الفاظ میں دیتے ہیں صفحہ (31)۔

(2) مفوضہ۔ اس فرقہ کا مذہب یہ ہے کہ خدا نے صرف جناب محمد مصطفی اور حضرت علی کو پیدا کیا پھر وہ بیکار ہو گیا۔ (معاذاللہ) اور اس نے تمام دنیا کا نظام ان ہی دو بزرگوں کے سپرد کر دیا ہے۔ وہ جسے چاہتے ہیں مارتے ہیں انہوں نے سارے عالم کو پیدا کیا ہے یعنی دونوں رزق دیتے ہیں۔ صفحہ (32) اس فرقے کا نعرہ بھی یا علی مدد تھا۔ اور یہ حضرت علی کو مشکل کشا سمجھتے تھے اور کسی مشکل کا سامنا ہوتا تو اسی نعرہ کے ذریعے سے اُن سے مدد طلب کرتے جس کا آج تک رواج چلا آرہا ہے۔

(3) علویہ۔ ان کا عقیدہ ہے کہ وحی پہنچانے میں جبریل سے غلطی ہوئی علی کی بجائے محمد مصطفی کو پہنچا دی حضور نبی کریم کی چار دختران تھیں۔ جن میں سے حضرت فاطمہ۔ حضرت علی کے گھر تھیں۔ سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم یکے بعد دیگرے حضرت عثمان کے عقد میں آئیں۔ اس لئے انہوں نے حضرت فاطمہ کے سوا باقی دختران کا انکار کر دیا تھا۔ "عقائد الشیعہ" میں لکھا ہے کہ

"ہمارا عقیدہ ہے اور تاریخی واقعات شاہد ہیں کہ رسول اکرم کی ایک بیٹی فاطمہ تھیں اس کے سوا اور کوئی لڑکی آپ کے صلب سے نہ تھی۔"

حالانکہ آپ کی دیگر دختران کی خود قرآن ان الفاظ میں شہادت دے رہا ہے۔ "قل ازواجک و بناتک" (اے رسول! اپنی بیویوں اور بیٹیوں سے کہہ دیجئے!)

اگر حضور کی ایک بیٹی ہوتی تو قرآن میں اس کے لئے جمع کا صیغہ نہ آتا۔ علاوہ ازیں اس امر کو خود حضرت علی اور حضرت جعفر صادق تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت عثمان کے عقد میں حضور کی دو دختران تھیں۔ ملاحظہ ہو (نہج البلاغہ صفحہ 135 مطبوعہ تبریز 1227ھ حیات القلوب جلد دوم صفحہ 563 از ملاں باقر مجلسی)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی تین بیٹیوں کو ان کی بیٹیاں نہ کہنا اسی طرح کی بات ہے جیسے کہا جائے کہ زہرہ مصطفوی، خمینی کی بیٹی اس کے صلب سے نہیں ہے۔

قارئین کی معلومات کے لئے اہل تشیع کے بنیادی عقائد یہاں دیئے جا رہے ہیں۔

(1) تولا۔ اہل بیت اور ان کے دوستوں سے دوستی رکھنا (تحفتہ العلوم صفحہ 22)

(2) تبرا۔ اہل بیت کے دشمنوں سے اور ان کے دشمنوں کے دوستوں سے بیزاری رکھنا

(3) تقیہ۔ دروغ مصلحت آمیز یعنی خوبصورت جھوٹ بولنا۔

اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہ کی رسالت اور آئمہ معصومین کی امامت کا اقرار اس وقت تک پورا نہیں

ہوتا۔ جب تک کہ ان کے دشمنوں سے بیزاری اور نفرت نہ ہو۔ منافقین اور منکرین اہل بیت سے بیزاری ضروری ہے۔ ظالم لوگ ملعون ہیں اور ان سے بیزاری و نفرت واجب ہے۔ (فرق اسلامی صفحہ 31)

قابل ملامت ۔ ظالموں کی فہرست حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت عائشہ اور امیر معاویہ سے شروع ہو کر ہر اس شخص تک پہنچتی ہے جو ان اصحاب کبار کو برحق مانتا ہے۔ شیعئہ عقائد کی روسے چونکہ ان کا شمار دشمنان اہل بیت میں ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے نزدیک ان کے متعلق جھوٹ بولنا، گالی دینا اور لعن طعن واجب ہے۔ قبل ازیں یہ بکواس زیادہ تر اندرون خانہ یا محرم کی مجالس تک محدود ہوتی تھی۔ لیکن پاکستان میں یہ اب کھلم کھلا اور سر بازار ہوتی ہے۔ تفرقہ و انتشار کے لئے اب تو اہل تشیع نے اپنا نصاب تعلیم بھی الگ کرالیا ہے تاکہ بچوں کو بچپن سے دشنام طرازی، تبرا بازی اور گالیوں کا عادی بنایا جاسکے۔ حالانکہ جن کی خاطر اصحاب کبار کو یہ طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں ان کے پیشوا اور امیر حضرت علی کا فرمان ان کے لئے یہ ہے۔

" خبردار فرقہ بندی سے بچے رہنا۔ جو شخص جماعت سے الگ ہو جائے وہ شیطان کے نرغہ میں آجاتا ہے۔ خبردار جو شخص فرقہ بندی کا داعی ہو اسے ہلاک کردو۔ اگرچہ وہ میری ہی دستار کے نیچے ہو (نہج البلاغہ صفحہ 261 بحوالہ سیرت علی۔ نامی)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علی باالالتزام حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی مجالس میں موجود رہتے تھے۔ اور ان کی مدح و ثنا کرتے رہتے تھے۔ (نہج البلاغہ)

حضرت علی نے اپنے دوسرے لڑکے کا نام ابوبکر تیسرے لڑکے کا نام عمر اور چوتھے لڑکے کا نام عثمان رکھا

یہ اقدام اس بات کے شاہد عدل ہیں۔ کہ حضرت علی کو تینوں خلفائے راشدین سے بڑی محبت تھی۔ اس سے آگے حسن بن علی نے اپنے صاحبزادے کا نام عمر رکھا۔ اس کے بعد حضرت حسین کے صاحبزادے حضرت زین العابدین نے بھی اپنے لڑکے کا نام عمر رکھا۔ ان کے علاوہ حضرت علی کے ایک اور صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ نے بھی اپنے صاحبزادے کا نام عمر رکھا۔ اس طرح خیر و برکت کی خاطر یہ نام حضرت علی کی چار پشتوں تک ان کے خاندان میں گردش کرتے رہے۔ اگر خدانخواستہ ان کے درمیان کوئی رنجش، دشمنی، کینہ یا بغض و عناد ہوتا تو وہ اس طرح یہ نام نہ رکھتے اس کے مقابلے میں شیعان علی کے بغض کا یہ عالم ہے کہ وہ ابوبکر عمر عثمان کا نام رکھنا یا سننا بھی گوارا نہیں کرتے۔

چونکہ کسی کو گالی گلوچ کرنا اسلامی اخلاق کے سراسر خلاف ہے اور اگر وہ اس کا مستحق نہ ہو تو وہ گالی دینے والے پر لوٹ آتی ہے۔ اس لئے صحابہ کرام اور حضرت علی میں سے کبھی کسی نے کسی کو گالی نہ دی۔ نہ لعن طعن کی کیونکہ ایسا کرنا سراسر شرافت وانسانیت کے خلاف ہے اہل تشیع کی نہایت معتبر اور مسلمہ کتب حضرت علی اور باقی اصحاب کے باہمی تعلقات کا یوں اعتراف کرتی ہیں۔

(1) حضرت علی نے خلفاء ثلاثہ کے ہاتھ پر بیعت کی (احتجاج طبرسی)

(2) حضرت علی برابر خلفاء ثلاثہ کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے۔ (احتجاج طبرسی صفحہ 53)

(3) حضرت علی خلفائے ثلاثہ کی مدح و ثنا کرتے رہے (نہج البلاغہ)

(4) حضرت علی نے حضرت عمر کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ (طبری)

(5) حضرت علی نے حضرت صدیق اکبر کے فضائل بیان کئے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی (شرح نہج البلاغہ۔ بحرانی)

(6) حضرت علی نے انصار کو اسلام کی پرورش کرنے والا فرمایا۔ (نہج البلاغہ)

(7) حضرت علی نے اپنی دختر جو حضرت فاطمہ کے بطن سے تھیں۔ حضرت عمر کے نکاح میں دی (کافی)
(8) حضرت علی نے اپنے صاحبزادوں کے نام خلفائے راشدین ابوبکر۔ عمر۔ عثمان کے نام پر رکھے۔ (جلاء العیون)
(9) حضرت علی تینوں خلفاء کے عہد میں خلافت کی مجلس مشاورت کے ممتاز رکن تھے۔ (تاریخ اسلام۔ سید امیر علی)

ان سب حقائق کی موجودگی میں اہل تشیع کا اس بات پر ضد کرنا کہ حضرت علی پہلے خلیفہ تھے مگر وہ اپنی خلافت کا حق حاصل نہ کر سکے۔ خود حضرت علی کے کردار کو مشکوک کرتا ہے۔ حضرت علی کو (معاذاللہ) بزدل ثابت کرتا ہے دراصل یہ لوگ حضرت علی اور باقی صحابہ کے ایمان و کردار کو مشکوک کر کے اسلام کی بنیادوں کو پامال کرنا چاہتے ہیں۔ کہ دین اسلام صحابہ کی وساطت سے ہی دنیا میں پھیلا۔ اگر صحابہ کو ظالم قرار دے دیا جائے تو اسلام خود ہی مشکوک ہو جاتا ہے۔ اور یہودیوں اور مجوسیوں کا یہی مقصد اولین ہے۔

ٹی وی پر حضرت علی کا پہلا نمبر قرار دینا۔ طلبہ کی نصابی کتابوں میں سے حضرت رسول اکرم حضرت عمر اور سلطان ٹیپو کا نام نکالنا۔ خانۂ فرہنگ ایران کا بھتہ کھانے والے خمینی ایجنٹوں اور عجمی سازشیوں کا ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے شیعہ لابی کی سوچی سمجھی سکیم ہے۔ اقلیت کی جھوٹی۔ من گھڑت بات کو اکثریت کی سچی اور کھری بات پر زبردستی مسلط کرتا ہے۔

کیا ایران میں سنی اقلیت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایران ٹی وی۔ ریڈیو پر خلفائے ثلاثہ کا نام اس طرح سے بلند کر سکیں؟

ضیاءالحق شہید کو مرد مومن کا طعنہ دینے والے ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ ان کی نام نہاد "مومنات کی حکومت" میں دامن اور بند قبا پھٹ کر کہاں چلا گیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ وزیراعظم شیعہ ہے۔ اس کی ماں (سینٹر وزیر) شیعہ ہے۔ سنی وڈیرہ اور حکمران طبقہ بے غیرت ہو چکا ہے۔ شیعہ وڈیرہ خوفناک متعصب ہے۔ عقل و شعور کا اس کے قریب سے بھی گزر نہیں ہوا۔ خانہ فرہنگ ایران کے تمام دفاتر پاکستان میں "قمیوں اور گنجیوں" کے سازشی اڈے ہیں۔ ایرانی ایجنٹ وہاں سے سؤر کی بوٹی کھاتے اور سنیوں کے خلاف سازشیں تیار کرتے ہیں۔ ان ایرانی گماشتوں کو موجودہ حکومت کی پوری پوری سرپرستی حاصل ہے۔ ورنہ کیا بات ہے کہ پاکستان جس میں بیوہ کو بیوہ کہنے پر اسمبلی میں ہنگامہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہاں شیعہ سرعام صحابہ کرام کو گالیاں دیتے ہیں۔ سنیوں اور سنی اکابر کے خلاف دل آزار لٹریچر کھلے عام چھپ رہا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ سنی شیعہ رواداری اور اتحاد و یگانگت کا سالانہ درس دینے والے بیورکریٹس ذرا سوچیں کہ اگر ان کی ماں بہن کو گالی دی جائے ان کی مری ہوئی ماں کے بارے میں اگر یہ کہا جائے کہ ایک دن ان کی ماں کی میت کو قبر سے نکال کر اس پر زنا کی حد جاری کی جائے گی۔ اور اس کی لاش پر کوڑے مارے جائیں گے۔ تو کیا یہ انتظامیہ کے ممبر اس بکواس کرنے والے کے ساتھ رواداری اور اتحاد و یگانگت کی پینگیں بڑھائیں گے یا اسے ملیامیٹ کر دیں گے؟

لیکن یہ چھوٹی سی بات ان کی سمجھ میں نہیں آئے گی کہ اقتدار واقعی ایک ایسا گھوڑا ہے کہ جو اس پر سوار ہوتا ہے وہ گھوڑے سے پہلے سرکش ہو جاتا ہے اور اقتدار کا گھمنڈ، شراب کا نشہ، رنڈی کا بستر یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔

فی الجملہ ارباب بست و کشاد نوٹ کر لیں کہ وہ جس راہ پر دوڑ رہے ہیں۔ اس کی آخری حد پر ایک کنواں ہے جہاں ہر دور کے ستم گر ڈوبتے رہے ہیں اور یہ ـــــــ

"گاؤ دی، بھونپو، دسیسہ کار سودائی ہیں لوگ
درۂ حجاج بن یوسف کے شیدائی ہیں لوگ
اب انہیں ہر موڑ پر عبرت دلانا چاہیئے
کم سے کم مختار بن ثقفی تو آنا چاہیئے"